سوال

(220)حالت خطبہ میں دو رکعت نماز

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

درج ذیل الفاظ سے مشہور حدیث کے بارے میں تحقیق درکار ہے '

اذا صعد الخطیب المنبر فلا یتحدثن احدکم و من یتحدث فقد لغا و من لغا فلا جمعة لنا نصتوا لعلکم ترحمون "

اس حدیث کی تحقیق کے تحت مسئلہ کی محقق ومدلل وضاحت بھی فرمادیں جزاکم اللہ خیرا (ذکاء الرحمن ذکی (درجہ سابعہ) دارالعلوم تقویۃالاسلام ۔ اوڈانوالہ ۔ ضلع فیصل آباد)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ روایت مجھے حدیث کی کتاب میں سند کے ساتھ نہیں ملی ۔

اسے شیخ عبدالمتعال (بن محمد) الجبری نے اپنی کتاب "المشتہر من الحدیث الموضوع والضعیف والبدیل الصحیح "میں ذکر کیا ہے ۔ (168،وموسوعة الآحادیث والآثار الضعیفہ والموضوعة ج1ص503ح1625)

شیخ البانیؒ نے فرمایا : " باطل 'قداشتہر بہذا اللفظ علی الالسنة وعلق علی المنابر ولا اصل لہ " یہ روایت باطل ہے ۔ یہ زبانوں پر مشہور ہے اور منبروں پر اسے لکھ کر لٹکایا جاتا ہے ۔ اس کی کوئی اصل نہیں ہے ۔ (سلسلة الاحادیث الضعیفہ والموضوعة 1/122ح87)

اس بے اصل اور موضوع روایت کے دو شاہد (تائید والی روایتیں) ہیں :

1) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ (السنن الکبریٰ للبیہقی 3/193)

یہ سند تین وجہ سے ضعیف ہے :

اول : الحسن بن علی (یا علی بن الحسن) العسکری کی توثیق نا معلوم ہے ۔

دوم : محمد بن عبدالرحمن بن (سہیل یا سہم) کی توثیق نامعلوم ہے۔

سوم : یحیی بن ابی کثیر مدلس تھے اور روایت عن سے ہے۔

(دیکھئے تقریب التہذیب: 7632 والنکت علی ابن الصلاح 2/643 واتحاف المہرۃ 325/3 ح 3122)

امام دارقطنی نے فرمایا: "ویحیی بن ابی کثیر معروف بالتدلیس (العلل الواردہ ۱/۱۳٤ سوال: ۲۱٦۳)

2) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ رواہ الطبرانی فی الکبیر بحوالہ مجمع الزوائد (2/184)

یہ روایت المعجم للطبرانی میں نہیں ملی اور نہ اس کی پوری سند کسی کتاب سے دستیاب ہوسکی ہے۔ ایوب بن نہیک جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف و مجروح راوی ہے۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: "والجواب عن حدیث ابن عمر بانہ ضعیف فیہ ایوب ابن نہیک وہو منکر الحدیث قالہ ابوزرعۃ وابوحاتم والاحادیث الصحیحۃ لاتعارض بمثلہ" حدیث ابن عمر کا جواب یہ ہے کہ (بلحاظ سند) ضعیف ہے۔ اس (کی سند) میں ایوب بن نہیک (راوی) منکر الحدیث (یعنی سخت ضعیف) ہے جیسا کہ ابوزرعہ اور ابوحاتم نے فرمایا ہے اور صحیح احادیث کو ایسی (مردود) روایت کی بنا پر رد نہیں کیا جاسکتا۔ (فتح الباری 2/409 تحت ح 930)

ایوب سے اوپر او رنیچے سند نامعلوم ہے اور ایسی بے سند و باطل روایتوں پر اعتماد کرنا جائز نہیں ہے۔

خلاصہ التحقیق: یہ روایت باطل و مردود ہے۔

صحیح بخاری (1166) اور صحیح مسلم (875) میں حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی شخص آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو یہ شخص دو رکعتیں پڑھے۔"

اس صحیح حدیث کے خلاف یہ بے سند، ضعیف و مردود روایتیں سرے سے مردود ہیں۔

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ نے (نبی ﷺ کی وفات کے بعد) جمعہ کے دن، مسجد میں خطبہ کے دوران میں آکر دو رکعتیں پڑھیں۔ بعض مروانی سپاہیوں نے انھیں منع کرنے کی کوشش کی مگر انھوں نے فرمایا: "میں ان دو رکعتوں کو کس طرح چھوڑسکتا ہوں جب کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ۔۔۔"

(جزء رفع الدین: 162، وسندہ حسن، سنن ابی داؤد: 1675، سنن الترمذی: 511 وقال: "حسن صحیح")

حالت خطبہ میں آپس میں باتیں کرنے کی ممانعت کے لیے دیکھئے صحیح بخاری (934) و صحیح مسلم (851)

ابن عونؒ نے فرمایا: حسن (بصریؒ) آتے اور امام (جمعہ کا) خطبہ دے رہا ہوتا تھا تو وہ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج 2 ص 111 ح 5165 وسندہ صحیح) وما علینا الاالبلاغ (4/ محرم 1427ھ) (الحدیث: 24)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ445

محدث فتویٰ